بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المدونۃ الکبریٰ ــــ فقہ مالکیؒ

کھجور اور پھلوں کی زکوٰۃ

مَیں (امام سحنون بن سعید التنوخی) نے امام عبدالرحمٰن بن القاسم العتقی سے پوچھا کھجور اور دیگر پھلوں سے کیسے صدقہ (عشر) وصول کیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: جب ان کے درخت پھل لائیں اور وہ خشک ہو جائیں تو اگر انہیں سیلاب یا بارش کے پانی سے سینچا گیا تھا تو مصدق (صدقہ و عشر وصول کرنے والا) دسواں حصہ لے گا اور اگر انہیں کنویں کا پانی یا جانوروں پر لاد کر پانی دیا گیا تو ان میں بیسواں حصہ ہے۔

میں نے دریافت کیا: کیا امام مالکؒ کا یہی قول ہے؟ فرمایا: ہاں؛

میں نے عرض کیا: انگوروں میں سے کیا چیز صدقہ میں لی جائے گی؟

فرمایا: خشک انگور (اندازہ لگا کر) میں نے عرض کیا خشک انگوروں کا اندازہ کیسے لگایا جائے گا؟

فرمایا: امام مالکؒ نے بتایا کہ اندازہ تو کچے انگوروں کا ہی لگایا جائے گا۔ خشک ہونے تک جو نقصان ہوگا اس کو منہا کر لیا جائے گا۔ خشک انگوروں کا اندازہ اگر پانچ وسق تک ہے تو ان سے عشر وصول کیا جائے گا۔

فرمایا: یہی طریقہ کھجور کے اندازہ لگانے میں استعمال ہوگا یعنی اندازہ تو اس وقت لگایا جائے گا جب کھجور ابھی تازہ ہوگی مگر صدقہ تمر (خشک کھجور) سے وصول کیا جائے گا بشرطیکہ اس کی مقدار پانچ وسق تک پہنچ جائے۔

میں نے دریافت کیا! اگر کھجور، تمر (خشک کھجور) ہونے تک اور انگور زبیب (خشک انگور) ہونے تک نہ پہنچ پائے تو پھر؟

فرمایا: کچی کھجور اور کچے انگوروں کا ہی اندازہ لگایا جائے گا۔ اگر ان کی مقدار پانچ وسق تک پہنچ جائے تو ان سے عشر وصول کیا جائے گا اگرچہ ان کی قیمت اس رقم تک نہ پہنچے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور اگر پانچ وسق سے کم ہوئے ہیں تو ان پر عشر نہیں اگرچہ قیمت اس رقم سے زیادہ ہو جائے جن پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے البتہ جب اس رقم پر پورا سال گزر جائے گا تو اس پر زکوٰۃ لاگو ہوگی۔[1]

میں نے دریافت کیا: انگوروں کا اندازہ کب لگایا جائے؟

فرمایا: جب میٹھے ہو جائیں اور ان کی فروخت جائز ہو جائے

میں نے پوچھا! کیا امام مالکؒ کا یہی مسلک ہے؟

فرمایا: ہاں

میں نے پوچھا! کھجور کا اندازہ کس وقت لگایا جائے گا؟

فرمایا: جب زردی مائل اور میٹھی ہو جائے۔ زرد ہونے سے قبل اس کا اندازہ نہ لگایا جائے۔

میں نے سوال کیا! کھجور کے درختوں پر کھڑی کھجوریں اگر پانچ وسق کو نہ پہنچتی ہوں تو؟

---

[1] ترجمہ المدونۃ الکبریٰ: امام مالک: جلد اول ۳۳۹، ۳۴۰ طبع بیروت۔

فرمایا، اٹکل سے ان کا اندازہ نہ کیا جائے۔

میں نے دریافت کیا، کیا اندازہ لگانے والا عامل مالکوں کے لیے کوئی چیز چھوڑ دینے کا مجاز ہے؟

فرمایا، کوئی چیز نہیں چھوڑے گا اگرچہ کل آمدنی صرف پانچ وسق ہی ہو۔

میں نے پوچھا، اگر خارص (اندازہ لگانے والا) چار وسق کا اندازہ لگائے اور مالک کو پانچ وسق موصول ہوں تو؟

فرمایا، میرے نزدیک پسندیدہ امر یہ ہے کہ اس کی زکوٰۃ یعنی عشر ادا کرے کیونکہ آج کل کے خراص عموماً صحیح اندازہ تک نہیں پہنچتے۔ فرمایا انگوروں کا بھی یہی معاملہ ہے۔

ابن وہب بواسطہ یونس بن یزید ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہؓ کو (کھجور، انگور وغیرہ کا) اندازہ لگانے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ وہ کھجور کا اندازہ اس وقت لگاتے جب میٹھی ہو جاتی اور ابھی اس میں سے کچھ کھایا نہ گیا ہوتا۔

فرمایا: زیتون کا (سرکاری طور پر) اندازہ نہیں کیا جائے گا بلکہ مالک زیتون کی دیانتداری اور اعتماد پر چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر بقول مالکِ زیتون کی آمدنی پانچ وسق تک پہنچ جائے تو اس میں سے زیت (تیل) ہی بطور عشر وصول کیا جائے گا۔

فرمایا: اگر درختِ زیتون اس قسم کا ہے کہ نہ اس کے اندر تیل ہے اور نہ ہی اس کی لکڑی وغیرہ سے تیل بنتا ہے جیسا کہ زیتونِ مصر مشہور ہے تو اس کی قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ کا اطلاق ہو گا۔

میں نے عرض کیا، جس زیتون میں تیل ہو اور اس کو نچوڑنے سے قبل ہی فروخت کر دیا جائے تو؟

فرمایا، اس آدمی سے اتنا تیل بطورِ عشر وصول کیا جائے جتنا کہ اگر نچوڑتا تو بنتا۔ یہی حکم اس کھجور کا ہے جسے "رطب" (کھجور تازہ) کی حالت میں فروخت کر دیا جائے اور اس انگور کا ہے جسے خشک ہونے سے قبل فروخت کر دیا جائے۔[1]

پھلوں، فصلوں، اور سونے میں شرکاء کی زکوٰۃ

امام مالکؒ نے فرمایا: کسی فصل، کھجور کے باغ، انگور، زیتون، سونا، چاندی یا مویشی میں شریک لوگوں سے اس وقت تک زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی جب تک کہ ہر ایک شریک کے حصہ میں اتنی مقدار نہ آجائے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر ہر ایک کے حصہ میں نصابِ زکوٰۃ سے کم آئے تو مجموعی پیداوار پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔[2]

امام مالکؒ نے فرمایا، ہر قسم کی کھجور (عمدہ اور ردی) زکوٰۃ میں جمع کر دی جائے گی اور اسی طرح ہر طرح کے انگوروں کو بھی ملا دیا جائے گا اور اوسط درجہ کے انگور سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ اسی طرح انگوروں کی بیلیں مختلف شہروں میں ہوں تو بھی ان کی آمدنی کو ملا دیا جائے گا۔ یہی طریق کار بکریوں، مویشیوں اور دیگر دانوں میں ہوگا۔[3]

---

[1] امام مالک، المدونۃ الکبریٰ ۱/۳۴۲، طبع بیروت۔

[2] 〃 〃 〃 〃 ۳۴۳ 〃 〃

[3] 〃 〃 〃 〃 ۳۴۴ 〃 〃

فصل کی زکوٰۃ

میں نے دریافت کیا: اگر خراجی زمین اجرت (ٹھیکہ) پر لی جائے تو کیا اجیر (ٹھیکیدار) پر عشر لازم ہوگا۔

فرمایا: امام مالکؒ کا یہی قول ہے کہ اس قسم کی کاشت کرنے والے کی زمینی پیداوار پر عشر ہوگا۔

فرمایا: امام مالکؒ نے کہا ہے کہ جس شخص کی زمین خراجی ہو یا ایسی زمین میں فصل بوئے جو اصلاً خراجی ہو تو اس کی پیداوار پر خراج کے علاوہ زکوٰۃ (عشر) ہوگی۔ خراج اس زکوٰۃ کو ساقط نہیں کرتا۔

امام مالکؒ نے فرمایا: جس شخص نے کرایہ پر کوئی زمین لی اور اس میں فصل کاشت کی تو زمینی پیداوار سے واجب الادا زکوٰۃ (عشر) کاشت کرنے والے پر ہوگی نہ کہ مالک زمین پر۔

میں نے دریافت کیا: اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جسے کثیر غلہ برآمد ہوا اس پر زکوٰۃ واجب تھی مگر اس نے تمام کا تمام غلہ بغیر زکوٰۃ ادا کیے فروخت کر دیا۔ اور بعد میں مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) آیا۔ کیا مصدق مشتری (غلہ خریدنے والا) سے کوئی چیز لے سکتا ہے یا نہیں؟

فرمایا: خریدنے والے سے نہیں البتہ بائع (مالکِ غلہ) سے دسواں یا بیسواں حصہ حسب زمین وصول کیا جائے گا۔

ابن القاسم نے فرمایا: اگر بائع کے پاس کچھ بھی نہ بچا ہو (نہ غلہ نہ رقم) اور مصدق بعینہٖ غلہ مشتری کے پاس پالے تو مصدق عشر کی مقدار کا غلہ مشتری

سے وصول کرے اور مشتری اس کی قیمت کے لیے بائع کی طرف رجوع کرے۔

سحنون نے کہا: بعض مالکیہ کا قول یہ بھی ہے کہ مشتری سے کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی کیونکہ اس کی بیع (سودا) جائز تھی سحنون کہتے ہیں کہ میرے نزدیک بھی زیادہ قرین انصاف یہی بات ہے۔

میں نے دریافت کیا! ایک شخص نے فصل سمیت اپنی زمین کو فروخت کر دیا اور اس فصل کی آمدن نصاب زکوٰۃ یعنی پانچ وسق کو پہنچتی ہے تو زکوٰۃ (عشر) کس پر ہے؟ یعنی بائع پر یا مشتری پر؟

فرمایا: بائع پر۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔

میں نے دریافت کیا! ایک شخص نے اپنی زمین مع فصل فروخت کی جس میں فصل ابھی ہری تھی۔ مشتری نے حامی بھرلی کہ وہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے گا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

فرمایا: مشتری پر زکوٰۃ ہوگی۔

میں نے دریافت کیا! اگر میں اپنی زمین کسی ذمی کو کرایہ پر یا ہدیتہً دیدوں اور وہ ذمی اس میں کاشت کرے تو کیا امام مالکؒ کے نزدیک مجھ پر عشر لازم ہوگا؟

فرمایا: نہیں کیونکہ عشر زکوٰۃ کی ایک قسم ہے اور یہ زکوٰۃ اسی شخص پر لاگو ہوتی ہے جو خود فصل کاشت کرے۔ اگر آپ اپنے پاس رکھتے ہوئے بھی کاشت نہ کرتے تو آپ پر زکوٰۃ نہ تھی چہ جائیکہ آپ نے ذمی کو دیدی۔

میں نے دریافت کیا: اگر میں اپنی زمین اپنے غلام کو ہدیتہً یا کرایۃً دیدوں وہ غلام اس میں کاشت کرے۔ تو اب عشر غلام پر ہوگا یا مجھ پر؟

فرمایا: نہ آپ پر نہ غلام پر۔

میں نے دریافت کیا، اگر نابالغ ہدیتہً حاصل شدہ زمین یا اپنی ملکیتی زمین میں کاشت کرے تو کیا نابالغ پر عشر ہوگا؟

فرمایا: ہاں، کیونکہ صغیر (نابالغ) کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے۔

ابن وہبؒ نے متعدد اہل علم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جس شخص نے ایسی زمین لی جس پر جزیہ لگتا تھا۔ تو اس قسم کی زمین عشر میں مانع نہ ہوگی۔ زمینی پیداوار پر نصاب زکوٰۃ میں عشر بہرحال ہوگا۔ جزیہ اپنی جگہ پر رہے گا۔

ابن وہبؒ نے کہا: فصل کی زکوٰۃ اسی شخص پر ہے جو کاشت کرے چاہے اس نے وہ زمین کسی ذمی سے کرایہ پر لی ہو۔ ابن وہب ابن شہاب کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور بعد کے دور میں زمین کرایہ پر لے کر ان میں کاشت کرتے تھے اور زکوٰۃ (عشر) ادا کرتے تھے جزیہ کی زمین کا بھی یہی حکم ہے [1]

دانے اور دیگر پھلی دار فصلوں کو ایک دوسرے میں ملانا

امام مالکؒ نے فرمایا، گندم، جو، بلاپوست جو ان تینوں کو ایک دوسرے میں ملایا جاسکتا ہے۔ (یعنی تینوں کو ملانے سے پانچ وسق بن جائیں تو اس میں عشر ہوگا۔) مکئی، چاول، اور چنا یا باجرہ کو نہ ہی گندم کے ساتھ اور نہ ہی جو کے ساتھ اور نہ ہی سلت (بغیر چھلکے کے جو) کے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔ اور نہ ان تینوں کو آپس میں ملایا جاسکتا ہے ــــ اسی طرح چاول کو مکی یا باجرہ کے ساتھ نہیں ملایا جاسکتا۔

---

[1] امام مالکؒ، المدونۃ الکبری: ۱: ۳۴۵، ۳۴۶ - طبع بیروت -

مکئی بھی چاول یا باجرہ کے ساتھ نہیں ملائی جاسکتی یونہی باجرہ مکئی اور چاول کے ساتھ نہیں ملایا جاسکتا۔

فرمایا: چاول مکئی اور باجرہ سے اس وقت تک صدقہ وصول نہیں کیا جائے گا جب تک کہ فرداً فرداً ان کی پیداوار پانچ وسق نہ ہو جائے اس کے مقابلے میں گندم، جو اور بلا پوست جو سب مل کر اگر پانچ وسق کو پہنچ جائیں تو ان میں زکوٰۃ ہوگی۔ البتہ ہر ایک سے بقدر حصہ عشر وصول کیا جائے گا —— پھلی دار تمام فصلیں مثلاً لوبیا، مسور، چنا، مٹر اور ان کے علاوہ لوگوں کے نزدیک جتنی بھی پھلی دار فصلیں شمار ہوتی ہیں ان تمام کو جمع کیا جاسکے گا۔ مجموعی پیداوار اگر پانچ وسق تک پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ یعنی عشر ہوگا[1]

---

[1] امام مالک ابن انس: المدونۃ الکبریٰ، جلد ا، از ص ۳۴۹ تا ص ۳۴۸، طبع بیروت۔